نثر میں رنگ بارنگ پیرائے اختیار کر کے گفتگو کی گئی ہے۔ ۷۳ برس پر مشتمل اس طویل عرصے میں اردو زبان کے سبھی نامور لکھنے والوں کی کاوشوں کا حصہ ہے۔ ان قرآن نمبروں میں علوم ومعارف کے عالی شان خزانے یکجا ہوئے لیکن اپنے اپنے دورانیے کے بعد ناظرین کی حدِ نگاہ سے اوجھل ہوگئے۔ فاضل محقق کا یہ وقیع علمی وتحقیقی کارنامہ انھی عظیم المرتبت معارف و عوارف کی بازیابی اور بازنمائی ہے۔

فاضل محقق اس موضوع پر اس سے پہلے بھی دادِ تحقیق دے چکے ہیں۔ لیکن اس بار اُن کا کام پہلے سے زیادہ محیط و جامع اور مرتب ومدون شکل میں ہے۔ زیرِ نظر کتاب میں ۱۰۱ خصوصی شماروں کا تذکرہ کرتے ہوئے اُن میں سے قابلِ ذکر اشاعتوں کا تعارفی اور تاثراتی جائزہ لیا گیا ہے۔ نیز ان شماروں میں سے بڑی تعداد میں (۳۹۰) اہم نثری وشعری اقتباسات بھی شاملِ کتاب کیے گئے ہیں۔ لاریب اتنا بڑا علمی وتحقیقی کارنامہ سرانجام دینا قرآن کریم اور اس کے مہبطِ انور، حضرت محمد کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے عشق ومحبت کے بغیر ممکن نہ تھا۔ فاضل محقق لائقِ رشک ہیں، اللہ تعالیٰ اجرِ جزیل عطا فرمائیں۔

عمدہ کاغذ مضبوط جلد بندی اور روشن کتابت سے آراستہ اس کتاب کو شائع بھی صاحبِ کتاب نے خود کیا ہے۔ محبانِ قرآن، اردو کی دینی صحافت کی تاریخ سے دلچسپی رکھنے والوں اور علوم ومعارف دینیہ کے طالبعلموں کے لیے یہ کتاب انتہائی قیمتی سرمایہ ہوگی۔

○ نام کتاب: ماہنامہ ''الحق'' وفیات نمبر (مولانا محمد ابراہیم فانی نمبر)　　مدیر مسئول: مولانا سمیع الحق

ضخامت: ۳۰۰ صفحات　　قیمت: درج نہیں　　ناشر: دارالعلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک، ضلع نوشہرہ (خیبر پختونخوا)

ماہنامہ ''الحق'' کا شمار پاکستان کے موقر جرائد میں ہوتا ہے۔ وطن عزیز کی عہد ساز درس گاہ دارالعلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک کا ترجمان دینی صحافت میں ایک روشن تاریخ اور زریں روایات کا حامل مجلّہ ہے۔ گرامی قدر مولانا سمیع الحق مدظلہ کی نگرانی اور مولانا راشد الحق سمیع کی ادارت میں نکلنے والے اس مجلّے کو معاصر دینی رسالوں میں اہم مقام حاصل ہے۔

زیرِ نظر شمارہ دو فقید المثال ہستیوں (مولانا محمد ابراہیم فانی اور مولانا رحیم اللہ باچا صاحب رحمہما اللہ) کی یادوں یادگاروں کے دلنشیں تذکروں پر مشتمل خاص نمبر ہے۔ مولانا محمد ابراہیم فانی مرحوم ومغفور دارالعلوم میں استاذ الحدیث کے منصبِ عالی پر فائز تھے لیکن دینی مجلسوں کے قارئین کے لیے اُن کے تعارف اُن کی شاعری کی وجہ سے تھا۔ مولانا اپنے شعری مزاج میں بدیہہ گوئی اور راست فکری کے حوالوں سے ممتاز تھے۔ اسی طرح پیرِ طریقت مولانا رحیم اللہ باچا صاحب میدان سلوک وعرفان کے معروف شاہسوار تھے۔ اس گئے گزرے زمانے میں بھی ایسی روشن سیرت ہستیوں کا تذکرہ پڑھ کر امتِ مسلمہ کی زرخیزی پر ایمان بڑھ جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ اِن بزرگوں کے فیوض وبرکات کو ہمیشہ جاری رکھیں (**مبصر: صبیح ہمدانی**)